اس بات کی ہے کہ اہلِ علم ابن عباسؓ سے منسوب تفسیری اقوال و آرا کی پرکھ، روایت و درایت کے مسلّمہ اصولوں کی روشنی میں کریں۔

قرآنی الفاظ اور آیات کی طویل تشریحات اور مفسر کی ذاتی آرا قرآنی مفاہیم کو قاری پر کھولنے کے بجاے قاری اور قرآن کے درمیان حجاب بن جاتی ہیں۔ اس تفسیر کی یہ خاصیّت ہے کہ مفہوم کی سادگی، مضمون کے اختصار اور متنِ قرآن سے قریب تر ہونے کے باعث یہ مرادِ الٰہی کے سمجھنے میں معاون ہے۔ تفسیر کا موضوع ذاتی آرا اور رجحانات کی دخل اندازی کے حوالے سے جس احتیاط کا متقاضی ہے، اس تفسیر میں اس کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

قرآنی مطالب کی تفہیم میں سہولت پیدا کرنے کے لیے عبارات کا تسلسل ضروری ہے اور عربی تفسیر کے ترجمے میں یہ چیز عربی محذوفات کو کھولے بغیر ممکن نہ تھی، اس لیے مترجم نے ترجمے کے بجاے ترجمانی کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اصل تفسیر میں موجود نامکمل واقعات کو مکمل کر دیا ہے۔ حسب ضرورت ذیلی عنوانات کے قیام اور پیرابندی کے ذریعے مضامین کی تفہیم میں آسانی پیدا کردی ہے۔ اس طرح قدیم کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے میں عصرِ حاضر کے قاری کو جو پیچیدگی اور یبوست محسوس ہوتی ہے اس کا ازالہ احسن طریقے سے کر دیا گیا ہے۔

اس تفسیر کی ایک نمایاں خصوصیّت آیات اور سورتوں کے شانِ نزول کا بیان ہے۔ اسبابِ نزول سے متعلق امام سیوطی کا ایک رسالہ بھی شاملِ مجموعہ ہے جس سے اسبابِ نزول کے موضوع پر مفسرین کے مختلف نقطہ ہاے نظر سامنے آگئے ہیں۔ پہلی جلد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالات و علمی مقام، علامہ جلال الدین سیوطی اور مؤلف تفسیر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی کے تعارف کے باعث تفسیر کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ (اختر حسین عزمی)

رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت، حافظ محمد سمیع اللہ فراز۔ ناشر: شیخ زاید اسلامک سنٹر، قائداعظم کیمپس، جامعہ پنجاب، لاہور۔ صفحات: ۴۳۶۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

اگرچہ عہد صدیقیؓ میں بھی جمع و تدوین قرآن کی کوشش کی گئی لیکن قرآن مجید کی حتمی اور کامل ترین تدوین عہدِ عثمانیؓ میں ہوئی۔ یوں کسی ایک نسخے اور اندازِ قرأت پر اجماعِ اُمت ہوگیا اور

اس کا سہرا جناب ذوالنورینؓ کے سر ہے۔ زیرنظر کتاب میں عہدعثمانیؓ میں جمع و تدوین قرآن کی کاوش اور خاص طور پر قرآنی رسم الخط کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس وقت تین عربی رسم الخط رائج تھے۔ قرآنی رسم الخط میں تینوں رسوم کی املا موجود ہے، تاہم اختلاف کے سبب صحابہ کرامؓ کے مشورے سے ایک نیا رسم الخط ایجاد کرلیا گیا جسے رسمِ عثمانیؓ کا نام دیا گیا۔

رسمِ عثمانی کیا ہے؟ کس طرح لکھا جاتا تھا اور صحابہ کو اس پر کیا اور کیوں اعتراض تھا؟ زیربحث کتاب میں ان سوالات پر مفصل اور مدلل بحث کی گئی ہے۔ بعض صحابہؓ کو اس سے اختلاف تھا لیکن بعد میں انھوں نے بھی اتفاق کرلیا۔ اسی لیے اس کتاب میں اس کی شرعی حیثیت کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عثمانی نسخہ مدینہ سے تاشقند کیسے پہنچا؟

یہ کتاب ایم فل کا تحقیقی مقالہ ہے جو بڑی محنت اور تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ کتاب حوالوں سے مزین ہے۔ آخر میں اشخاص اور اماکن کا اشاریہ شامل ہے۔ اس پر نفیس الحسینی شاہ کی تقریظ کتاب کی جامعیت میں مزید اضافے کا باعث ہے۔ کتاب کے نام سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضرت عثمانؓ کے دور کی کسی رسم کی شرعی حیثیت متعین کی جارہی ہے۔ عنوان 'عثمانی رسم الخط اور اس کی شرعی حیثیت' زیادہ موزوں تھا۔ مجموعی طور پر یہ ایک حوالے کی کتاب ہے جس سے تحقیق کے طلبہ بہت استفادہ کرسکتے ہیں۔ یہ کتاب دینی و علمی ذخیرے میں ایک عمدہ اور اہم اضافہ ہے جس میں قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات بھی موجود ہیں۔ (قاسم محمود وینس)

اشاریۂ معارف، مرتب: محمد سہیل شفیق۔ ناشر: قرطاس، کراچی یونی ورسٹی، کراچی۔ صفحات: (بڑی تقطیع) ۶۴۲۔ قیمت: ۵۵۰ روپے۔

اشاریہ سازی کا کام بلاشبہہ دقت طلب، صبرآزما اور عرق ریزی کا کام ہے مگر اشاریے محققین کے لیے تازہ ہوا اور صاف پانی کی مانند ناگزیر حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر سفیراختر کے نزدیک کتابیات، اشاریہ سازی اور ان سے ملتے جلتے کام 'سبیل' کی مانند ہیں۔ تپتی دھوپ میں راہ گیر راستے پر سبیل سے پیاس بجھاتا، تازہ دم ہوتا اور دعا دیتا آگے بڑھ جاتا ہے۔

مرتب نے اشاریہ سازی کی اہمیت و افادیت کو سمجھتے ہوئے اعظم گڑھ سے شائع ہونے